السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح کسی سے کردیا، ہمشیرہ کے فوت ہونے کے بعد اس کا خاوند کسی دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے اور اس سے اولاد بھی پیدا ہوجاتی ہے، اب کیا پہلا آدمی اپنے بہنوئی کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے جو بہنوئی کی دوسری بیوی سے پیدا ہوتی ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے چند ایک خونی، رضاعی اور سسرالی رشتوں کا ذکر کیا ہے جن سے نکاح نہیں کیا جاسکتا، ان کو تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ''مذکورہ محرمات کے علاوہ دوسری عورتیں تمہارے لئے حلال کردی گئی ہیں۔'' [۴/النساء: ۲۴]

[حدیث میں ان رشتوں کے علاوہ ایک اور رشتے کی نشاندہی کی گئی ہے جنہیں اپنے عقد میں نہیں لایا جاسکتا، یعنی خالہ اور بھانجی، نیز پھوپھی اور بھتیجی کو بیک وقت اپنے نکاح میں نہیں رکھا جاسکتا۔ [صحیح بخاری، النکاح: ۵۱۰۹

صورت مسئولہ میں بہنوئی کی لڑکی سے نکاح کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ اس کی بہن کے بطن سے نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کسی دوسری بیوی سے پیدا ہوئی ہو، یہ محرمات میں شامل نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:328